روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 96 | ہفتہ 7 ذوالحجہ 1416ھ 27 شہادت 1375ھش 27 اپریل 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو جب تک تار برقی نہ نکلی تھی اس وقت اگر کوئی بیان کرتا کہ ایک سیکنڈ میں اتنی دور تک خبر پہنچ جاتی ہے تو کون یقین کرتا۔ مگر اب جب مشاہدہ میں آگیا تو سب نے مان لیا ویسے ہی خدا تعالیٰ کی لاانتہا قدرتوں کا احاطہ کون کر سکتا ہے جب معمولی باتیں انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتیں تو خدا تعالیٰ کے بعض افعال اگر سمجھ میں نہ آئیں تو ان کا انکار نہیں چاہئے بلکہ سچے دل سے ایمان لانا چاہئے کیونکہ جتنا کسی کو خدا تعالیٰ پر یقین ہو اتنی ہی وہ اس کی مدد کرتا ہے اور جیسی ایمان کی حالت ہو اتنا ہی اسے اسباب میں ڈالتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 16)

اپنے تقویٰ پر نظر رکھ کر قربانیاں پیش کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی ایسی قربانی، قربانی نہیں ہے جو تقویٰ کی استطاعت سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ تقویٰ کی استطاعت سے اگر قربانی بڑھ جائے تو وہ نقصان کا موجب ہے فائدے کا موجب نہیں ہے۔ یہ بہت ہی گہری بات ہے جو بیان ہوئی ہے اس کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں۔ تقویٰ کی استطاعت کے اندر قربانیاں کرنا یعنی ہر قربانی تقویٰ کی چادر میں لپٹی ہوئی ہو۔ کوئی عضو اس کا باہر نہ ہو۔ اگر تم قربانیاں بڑی بڑی پیش کر رہے ہو گے لیکن تقویٰ کی استطاعت سے باہر ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یا ریا کی خاطر کر رہے ہو یا دیگر نفسانی اغراض کی خاطر کر رہے ہو۔ تو خدا کے ہاں وہ قبول نہیں ہوں گی۔ پس فرمایا کہ قربانیوں میں یاد رکھنا تمہاری تقویٰ کی شان اور اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق ہونی چاہئیں جس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس سے کم بھی نہ ہوں۔ اپنے تقویٰ پر نظر رکھ کر قربانیاں پیش کرو۔

پس بعض لوگ جو محض حسد کے طور پر بعض قربانی کرنے والوں پر اعتراض کرتے ہیں اور جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ جن کو مالی قربانی کی توفیق مل رہی ہے انہی کی عزت ہے۔ یہاں یہ بات درست نہیں ہے۔ جماعت میں مالی قربانی کا حساب دیکھ کر عزت نہیں کی جاتی۔ عزت ایک انسانی حق ہے۔ اور ایک عام (دینی) اخلاق سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے۔ اس کا کسی کی مالی قربانی سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن مالی قربانی والے کے لئے اگر دل میں محبت پیدا ہو اس کے لئے دعا زیادہ دل سے نکلے تو یہ ایک طبعی امر ہے اس سے روکا نہیں جا سکتا۔ پس یہ خیال دل سے نکال دینا چاہئے کہ مالی قربانی کی وجہ سے ہے۔ لیکن یہ بات درست ہے کہ مالی قربانی تو تقویٰ کی استطاعت کے مطابق ہوتی ہے۔ وہ جتنی بڑھتی ہے اتنا بڑھا ہوا تقویٰ دکھائی دیتا ہے۔

پس عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے 'امتیازی سلوک کی بات میں نہیں کر رہا۔ وہ غلط ہے' ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ لیکن طبعی عزت اور احترام اگر دل میں پیدا ہوتا ہے تو اس آیت کی روح کے مطابق آگے بڑھ جائے اور اس آیت کی روح کے مطابق ہے کہ ایسے لوگ جو محض للہ قربانیاں کرتے ہیں۔ جب ان کے تقویٰ کی استطاعت بڑھتی ہے تب قربانیاں زیادہ ہو سکتی ہیں ورنہ نہیں بڑھتیں۔ پس جو مالی قربانی میں آگے بڑھے تو اس کا آگے بڑھنا اس کے آگے بڑھتے ہوئے اور بلند تر ہوتے

باقی صفحہ 7 پر

ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ کیلئے عظیم الشان خوشخبری

1- اللہ تعالیٰ کے فضل سے 26-اپریل 1996ء کے مبارک دن چار بجے صبح (پاکستان سٹینڈرڈ ٹائم) احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات کی 24 گھنٹے سروس براعظم ایشیا بشمول پاکستان کے لئے شروع ہو گی۔

2- انگلستان میں 28-اپریل کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ اسی تاریخ کو 6 بجے شام احمدیہ ٹیلی ویژن سے نشر ہو گا۔

3- 29-اپریل کو دوبارہ یہ خطبہ 6 بجے شام نشر ہو گا۔

(ناظر اشاعت)

ہر طبقہ زندگی سے واقفین زندگی چاہئیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

"وقف کی شدید ضرورت ہے آئندہ سو سالوں میں جس کثرت سے دین حق نے ہر جگہ پھیلنا ہے وہاں لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں (-) واقفین زندگی چاہئیں کثرت کے ساتھ اور ہر طبقہ زندگی سے واقفین زندگی چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

(خطبہ 13-اپریل 1987ء)

درخواست دعا

○ مکرم سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی گلستان کالونی فیصل آباد کی اہلیہ محترمہ کا 28 جنوری 96ء کو الائیڈ ہسپتال میں رسولی کا اپریشن ہوا تھا۔ اب مزید دو رسولیاں بن رہی ہیں۔ علاج جاری ہے۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم فیاض احمد خان صاحب (خان سینٹری ربوہ) کی اہلیہ محترمہ دو ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال میں بوجہ بخار زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبد الرشید اختر صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ کو کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ظفر اللہ خان صاحب معلم وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو کہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام نائلہ ظفر عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2 روپے 50 پیسے		

27- شہادت 1375 ھش   27 - اپریل 1996ء

ایمان اور اعمال صالحہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"جس طرح پر کوئی باغ یا درخت بغیر پانی کے سرسبز نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح پر کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان ہیچ ہے اور اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں"۔

اس ارشاد میں ایک خاص بات قابل غور یہ ہے کہ اعمال کو دو طرح بیان فرمایا گیا ہے۔ ایک اعمال صالحہ۔ اور ایک صرف اعمال۔ ایمان کے ساتھ جو اعمال ہوں گے وہ اعمال صالحہ کہلائیں گے۔ اور اگر اعمال صالحہ نہ ہوں تو ایمان زندہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو ان اعمال کو اعمال صالحہ کہا ہی نہیں جائے گا۔ جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ کوئی ایمان بغیر اعمال صالحہ کے زندہ اور قائم نہیں رہ سکتا۔ اور پھر فرماتے ہیں اگر اعمال ہوں اور ایمان نہ ہو تو وہ اعمال ریاکاری ہیں۔

ہمارے لئے اس میں ایک بہت بڑا سبق ہے اور وہ یہ کہ وہ اعمال جو بظاہر اچھے بھی نظر آتے ہیں اگر ان کے ساتھ ایمان نہ ہو تو اعمال اچھے ہونے کے باوجود وہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے جو ایمان کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ایمان بنیاد ہے یا بیج ہے اور اس سے پھوٹنے والا پودہ اعمال صالحہ ہیں اور اعمال صالحہ کو ایمان کی سرسبزی کے لئے پانی بھی کہا گیا ہے۔ یعنی ایمان ہو اور اعمال صالحہ نہ کئے جائیں تو بے شک انسان ایمان کا دعویٰ کرتا رہے۔ اس ایمان کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی۔ آخر جو بیج زمین میں ڈالا جائے اگر وہ زمین ہی میں رہے اور اس سے کوئی کونپل نہ پھوٹے تو صاف ظاہر ہے کہ کچھ دیر کے بعد وہ بیج بھی ضائع ہو جائے گا۔ اور اس بیج کے قائم ہونے اور زندہ ہونے کا یہی ثبوت ہے کہ اس سے کونپلیں پھوٹیں۔ اور کونپلیں آہستہ آہستہ بڑھتی رہیں۔ حتیٰ کہ ایک پورا پودا یا درخت بن جائے۔

ہمیں دنیا میں دو قسم کے انسان نظر آتے ہیں۔ ایک وہ جو ایمان کے ساتھ اعمال بجالاتے ہیں۔ ان کے اعمال کو اعمال صالحہ کہا جاتا ہے۔ اور ایک وہ جو ایمان کے بغیر اعمال بجالاتے ہیں اور جیسا کہ کہا گیا ہے ایمان کے بغیر اعمال بجالانے کا وہ نتیجہ نہیں نکل سکتا جو ایمان کے ساتھ نکلتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر شخص کو اپنے ایمان کو پرکھتے رہنا چاہئے اور اعمال صالحہ کے ذریعے اسے زندہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ایمانوں کو اور ہمارے اعمال صالحہ کو قبولیت کے درجہ سے نوازے۔ آمین۔

سیلاب بے پناہ تھے اور آندھیوں کا زور
لیکن یہ پیڑ ان سے اُکھاڑا نہ جا سکا
قادر خدا کی چٹکی میں جو کوئی آگیا
کُشتی میں وہ کسی سے پچھاڑا نہ جا سکا

ابوالاقبال

جب عیش عیش پر ہی ابھارے تو کیا کریں
غم بھی نہ زندگی کو سنوارے تو کیا کریں

کب بھولتی ہیں دل کو پرانی محبتیں
لو دے اٹھیں جب ان کے شرارے تو کیا کریں

جس وقت دل ہو یورش آلام کا شکار
اس وقت دل تجھے نہ پکارے تو کیا کریں

جب زندگی کے سارے سہارے ہوں دور دور
تو بھی نہ ہو قریب ہمارے تو کیا کریں

دن بھر غم حیات کے صدموں سے ٹوٹ کر
گننے پڑیں جو رات کو تارے تو کیا کریں

کمزور ناؤ موجہ طوفاں میں گھر گئی
اس پر نظر نہ آئیں کنارے تو کیا کریں

بازی لگا کے زیست کی پھر اس کی فکر کیا
جیتے تو کیا کریں' اگر ہارے تو کیا کریں

بیم و رجا کے لمحوں میں ناہید جس گھڑی
خاموش چارہ گر ہوں بے چارے تو کیا کریں

عبدالمنان ناہید

محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعے ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ بے شک دنیا میں دنیاوی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور قوم پیش نہیں کر سکتی"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

غیبت ہی کے سلسلہ میں خطبہ میں فرمایا:-

اپنے ذوق درست کریں تو پھر آپ کو خدا سے محبت ہو گی- اپنے ذوق درست کریں تو پھر آپ کو رسول کریم ﷺ سے محبت ہو گی- اپنے ذوق درست کریں تب گناہوں سے دوری ہو سکتی ہے- اور نیکیوں سے پیار ہو سکتا ہے ورنہ نہیں ہو سکتا- پس غیبت کے حوالہ سے میں اگلا آپ سے تقاضا یہ کر سکتا ہوں کہ اپنے دل کا یہ جائزہ لیں کہ آپ کو غیبت میں کتنا مزا آ رہا ہے- اگر ایک دم یہ نہیں چھٹتی منہ سے اور رفتہ رفتہ جائزہ لیں تو آپ کے دل میں اس کا ذوق شوق کم ہوتا چلا جا رہا ہے کہ نہیں- اگر کم ہو رہا ہے تو شکر ہے- آپ بچ رہے ہیں آپ رو بصحت ہیں- اگر زور لگا کر نصیحت سن کر آپ کہتے ہیں کہ میں نے غیبت نہیں کرنی اور پھر آپ کرتے ہیں اور مزا اتنا ہی آتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی اصلاح کوئی نہیں ہوئی- زبردستی تعلق کاٹنے کی کوشش کی گئی ہے- اور جو طبعی رجحانات ہیں ان کے رستے زبردستی بند نہیں ہوا کرتے- کچھ دیر تک ہوں گے اور پھر کھل جاتے ہیں- اور پہلے سے بڑھ کر بعض دفعہ بدیوں کا سیلاب پھوٹ پڑتا ہے- اس لئے غیبت کے معاملہ کو اہمیت دیں- اور اس کو گہرائی سے دیکھیں- جس طرح میں نے آپ کے سامنے اس کو کھول کر بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور یقین کریں کہ اگر ہم غیبت سے مبرا ہو جائیں بحیثیت جماعت تو ہمارا نظام بھی محفوظ ہو جائے گا- ہمارے معاشرتی تعلقات بھی محفوظ ہو جائیں گے- ہمارے اندر جتنی رخنہ پیدا کرنے والی باتیں ہیں وہ اگر سب دور نہیں ہوتیں تو ان میں غیر معمولی کمی پیدا ہو جائے گی- اور وہ بد نتائج جو روزانہ شادیوں کی ناکامی کی صورت میں ہمیں دکھائی دیتے ہیں ان پر بھی غیر معمولی مثبت اثر ظاہر ہو گا-

اب آپ گھروں کا تصور کریں- ہر گھر میں میں جا تو نہیں سکتا- میری سوچ جا سکتی ہے اور میں سمجھ لیتا ہوں کہ کس مزاج کے لوگ کیسی باتیں کرتے ہوں گے- کہیں بھابھی کے خلاف نندیں اکٹھی ہوئی ہیں- اور الگ مجلس لگی ہے- ساس کے ساتھ اور اس میں بھائی کو بھی اگر وہ بے غیرت ہو اور اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے نہ جانتا ہو اس کو بھی شامل کر لیا جاتا ہے اور خوب اس کے مذاق اڑائے جاتے ہیں- بھونڈی اس کے ہاں یہ حرکت کی اس کے ہاں وہ حرکت کی- اور سمجھتے ہیں کہ اب اسے سمجھ آئے گی کہ ہم کون ہیں اور یہ کون ہے- اب یہ سارا ظلم ہی ظلم ہے 'فساد ہی فساد ہے' اور غیبت بھی ہے اور اس میں اور کئی قسم کے بہیمانہ مظالم شامل ہو جاتے ہیں- اگر کسی بہو بیچاری سے غلطی ہو بھی گئی اور تمہیں اس سے وہ سچی ہمدردی ہے جو رسول کریم ﷺ کے تعلق کے نتیجہ میں ہونی چاہئے تو تم اس کا آئینہ بنو گے- علیحدگی میں پیار سے اسے سمجھاؤ گے اور اس کی تکلیف خود محسوس کرو گے- ہنسی اور تکلیف اکٹھے نہیں ہوا کرتے- اگر شرمندگی ہے تو بعض دفعہ غصے میں تبدیل ہو جایا کرتی ہے- مگر باتوں کے چسکے میں تبدیل نہیں ہوا کرتی- یہ تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تلاش تھی کہ اس سے کوئی غلطی ہو پھر ہم ایکا کریں اور پھر ہم اس پر ہنسیں- اور اس کا مذاق اڑائیں- اور اس کے خاوند کو ذلیل کریں- اور وہ پھر غصے میں آ کر اس کے بال نوچے- اس پر زیادتی کرے پھر ہمارے دل کو ٹھنڈ پڑے- سفر کا آغاز ہی نفرتوں سے ہے- سفر کا آغاز ہی مکروہ ذلیل سفر کا آغاز ہے- ایک بہیمانہ حملے کی نیت سے سارا سفر شروع ہوا اور ساری کارروائیاں ہوئیں- اور پھر یہ سمجھتے ہیں ہم جیت گئے- ہم نے اس ایک لڑکی کو مغلوب کر لیا- اور اس کے خاوند کو اپنے لئے چھین لیا- حالانکہ یہ سارا نہایت ہی مکروہ گناہ ہے- میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ آئینہ تو شور نہیں ڈالتا- آئینہ تو جس کی بد صورتی دیکھے دوسرے آدمی کو نہیں کہتا کہ یہ کتنا بد صورت شخص ہے جو میرے اندر اپنا منہ دیکھ کر گیا ہے- مگر جب بھی کوئی آئینہ دیکھے اس کو ضرور بتاتا ہے مگر ادب اور خاموشی کے ساتھ- آئینے پر غصہ نہیں آتا-

تو بہت سی اس کی پر حکمت باتیں ہیں- جن کے متعلق میں ایک دفعہ ایک خطبہ میں بیان کر چکا ہوں- ان کی طرف اشارہ کرتا ہوں- انہیں دہراؤں گا نہیں کہ اگر رسول اکرم ﷺ سے سچی محبت ہو تو یہ آواز کانوں میں گونجے گی اور آپ آئینہ بننے کی کوشش کریں گے- اور اس بیچاری کو علیحدگی میں سمجھائیں گے کہ تم نے وہ بات کی تھی اس سے ہمیں بھی شرمندگی ہوئی اور تمہارا مقام بھی دنیا کی نظر میں گرا ہے- یہ مناسب نہیں تھا- تو اگر سچی ہمدردی کے ساتھ سچے دل کی ہمدردی سے بات کی جائے تو فائدہ ہوتا ہے- اور معاشرہ سنورتا ہے- لیکن ضروری نہیں کہ ہمیشہ رخ بھابیوں کی طرف ہی ہو- یا بہوؤں کی طرف ہی ہو- بعض بہوؤں کا رخ خاوندوں کی بہنوں اور اس کی ماں کی طرف بھی رہتا ہے- وہ جرم جو ان کے خلاف ہوتے ہیں بعض دفعہ وہ دوسروں کے خلاف کرتی ہیں- اور ان کو شوق ہوتا ہے کہ اپنے خاوند کو سب سے کاٹ کر الگ کر دیں- اور پھر ان کو چین ملتا ہے جب اپنے ماں باپ سے تعلق توڑ لے اپنی بہنوں اور بھائیوں سے تعلق توڑ لے اور اس کے ماں باپ اور اس کے بہن بھائیوں کا ہو کر رہ جائے اور یہ ایسا واقعہ نہیں جو کبھی ہوتا ہے- یہ روز مرہ دیکھنے میں آتا ہے- حالانکہ کلام الٰہی نے جب شادی کا مضمون بیان فرمایا تو اس طرح بیان فرمایا کہ دونوں کے ماں باپ ایک ہو چکے ہیں رحموں کے تعلق کا ذکر فرمایا جو دونوں طرف برابر ہیں- اس پہلو سے ہمیں معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے- اور یہاں بھی غیبت بہت بد اثر دکھاتی ہے- خواہ بہو کی غیبت اس کی نندیں اور اس کی ساس کر رہی ہوں- یا خاوند سے ان کی غیبت ہو رہی ہو- اور بار بار یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جائے کہ میں تو مظلوم ہوں- یہ مجھ سے اس طرح سلوک کرتے ہیں اس طرح مجھ پر ہنستے ہیں- یہ مجھ سے حرکت کی گئی ہے اور علیحدگی میں اس رنگ میں کرے کہ جس کی اصلاح کرنی چاہے اس کو تو پتہ ہی نہیں اور جس کو شکایت کی جا رہی ہے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو رہی ہے- اشتعال پیدا ہو رہا ہے- تو پھر یہ کوئی مبارک کوشش نہیں ہے- اس سے تو معاشرہ برباد ہو جاتا ہے-

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا- بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے-

سانحہ ڈنبلین پر امام بیت الفضل لندن کا اظہار تعزیت

سکاٹ لینڈ میں ہونے والے بہیمانہ قتل کے سلسلے میں جماعت احمدیہ یو- کے کی طرف سے گارڈین اخبار کے 28- مارچ 1996ء کے شمارے میں شائع ہونے والے تعزیت اور ہمدردی پر مشتمل خط کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے- یہ خط (مولانا) عطاء المجیب راشد صاحب ایکٹنگ نیشنل پریذیڈنٹ احمدیہ (-) ایسوسی ایشن یو- کے- نے لکھا-

اس قتل کے سائے ہم سب پر پڑے ہیں ایک پاگل گن مین کے ہاتھوں اتنے سارے معصوم بچوں (جو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے تھے) کے قتل کی خبر نے ہمارے دلوں کو شدید صدمہ پہنچا دیا ہے- اس دہشت ناک اور شدید غم کے موقعہ پر ہم سب متحد ہیں-

باقی صفحہ 7 پر

ہماری تاریخ

○ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مربیوں نے نہ صرف پاکستان میں بلکہ بیرونی ممالک میں بھی پاکستان کی خدمت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا- نائیجریا کے مربی انچارج نے وہاں کے اخبارات میں اس سلسلہ میں جو مضامین لکھے اور دیگر لوگوں کے جو مضامین- خطوط اور اخبارات کے اداریئے شائع ہوئے اور جنہیں ایک کتابی صورت میں مرتب کیا گیا ہے وہ کتاب 1966ء میں صدر پاکستان کو ارسال کی گئی- ذیل میں کتاب کی وصولی کے شکریہ کا خط مرتب کو ملا-

ادارہ

پاکستان

PRESIDENT'S HOUSE
RAWALPINDI.

12th March, 1966.

No.D.2006-Pres/66.

Dear Sir,

I am desired by the President of Pakistan to thank you for your letter dated the 26th February, 1966, and for your booklet entitled "In Defence of Pakistan" which you have been good enough to send him.

Yours truly,

(A.Waheed)
Deputy Secretary to the President.

Mr.Naseem Saifi,
Darur-Rahmat Wasti,
Rabwah (West Pakistan).

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

بریگیڈیئر(ر) وقیع الزمان خان

حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب

بنیادی قویٰ کے لحاظ سے آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی دل و دماغ اور روحانی استعداد عطا فرمائی تھی جس کا کچھ اندازہ آپ کے بچپن اور زمانہ طالب علمی کے واقعات سے ہوتا ہے جو میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ آپ کی سیرت کے نمایاں پہلو آپ کا زہد و تقویٰ عبادت گزاری۔ بے نفسی۔ نام و نمود سے نفرت۔ تندہی سے کام کرنے کی بے انتہا صلاحیت۔ حلم اور نظام سلسلہ کی مکمل اطاعت کا جذبہ تھا۔ جب کسی بڑے کام میں ہاتھ ڈالتے تو اس کی تکمیل کے لئے آپ کے اندر ایک عجیب لگن پیدا ہو جاتی۔ ہر مشکل کا حل تلاش کرنا اپنا ذاتی فرض سمجھتے۔ کام کے دوران میں اگر کوئی غلطیاں یا خامیاں آپ کے ساتھیوں سے سرزد ہوتیں تو ان سب کی ذمہ داری بلا تامل اپنے شانوں پر لیتے اور بالآخر جب کام مکمل ہو جاتا تو اس کا تمام کریڈٹ (credit) انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ دوسروں کی جھولی میں ڈالنے کے لئے تیار رہتے۔ فرمایا کرتے تھے کام کا تمام صلہ اس کی تکمیل میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک گہرا فلسفیانہ دماغ عطا فرمایا تھا جس میں حد درجہ وسعت اور بلندی تھی اور جس کو سائنس کی تعلیم مذہبی مطالعہ اور غیر معمولی روحانی بصیرت نے ایسی جلا بخشی تھی کہ آپ کی صحبت میں رہنے والے آپ کے ایک ایک لفظ سے دل و دماغ اور روح کی غذا حاصل کرتے مجھے ایسے نوجوانوں کا علم ہے جن کی زندگیاں آپ کی صرف مختصر سی نصیحت یا مشورہ سے بدل گئیں۔

عبادت کی پہلی تحریک احباب کو معلوم ہے کہ حضرت مولوی صاحب عبادت باجماعت کے انتہائی پابند تھے۔ آخر عمر میں باوجود بڑھاپے اور کمزوری اور جوڑوں میں درد کے سردیوں میں صبح کی عبادت بیت مبارک (ربوہ) میں ادا کرنے کے لئے تقریباً گھسٹتے ہوئے آتے۔ فرمایا کرتے تھے میں ابھی بچہ ہی تھا کہ میری والدہ نے مجھے صبح کے وقت بیدار کرنا شروع کر دیا۔ ابتداء میں جگاتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ "اٹھو تمہیں کوئی بلا رہا ہے" میں اٹھ کر تلاش کرتا اور جب کوئی نظر نہ آتا تو ان کے کہنے پر عبادت شروع کر دیتا۔ جب اسی طرح چند روز ہوتا رہا تو میں نے ضد کر کے پوچھا کہ کون روز اس وقت بلاتا ہے مجھے تو نظر نہیں آتا اس پر والدہ نے (اعلان توحید) کی آواز کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عبادت کے لئے بلاتا ہے۔ فرمایا کرتے تھے ان کی یہ بات میرے بچپن کے معصوم دل کی صاف تختی پر ایسی لکھی گئی کہ پھر نہ مٹی۔

غیر معمولی روحانی استعداد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مختلف وجودوں کو مختلف قسم کے جسمانی اور روحانی قویٰ اپنی خاص الخاص مصلحتوں کے ماتحت عطا فرماتا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی روحانی قویٰ عطا فرمائے تھے فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو دو روحانی وجود (فرشتے) جو اور کسی کو نظر نہیں آتے تھے ہر دم میرے ساتھ رہتے اور ان کی حفاظت و رہنمائی کو ہر دم میں محسوس کرتا۔ جہاں میں جاتا وہ میرے ساتھ جاتے۔ سوائے چند خاص مکانوں کے جو ہمارے بعض رشتہ داروں کے تھے۔ جب میں وہاں جاتا تو وہ باہر ہی ٹھہر جاتے اور دیوار پر سے سر اٹھا کر مجھے جلد واپس آنے کو کہتے۔ اس وقت تو مجھے ان کی بات سمجھ میں نہیں آئی تھی کیونکہ میں بہت چھوٹا تھا بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ان مکانوں کے مکین اپنی شوخیوں اور شرارتوں اور دنیا کی گندگیوں میں اس قدر بڑھ چکے تھے کہ نیکی کی تحریک کرنے والے فرشتوں نے ان کے گھروں میں داخل ہونا چھوڑ دیا تھا اور مجھے بھی ان کی صحبت سے باز رکھنے کی تاکید کرتے تھے۔

اصل میں نیکی کے فرشتے ہر سعید روح کے ساتھ ہوتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی روحانی قویٰ عطا فرمائے تھے اس لئے ان کے فرشتے اپنے وجود کو ان کے سامنے متمثل ہو کر ظاہر بھی کر دیتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کی اس غیر معمولی روحانی (یا ماوراء طبیعات) استعداد کو آپ کے لڑکپن کا ایک اور واقعہ بھی ظاہر کر رہا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں چھوٹا ہی تھا اور کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں دو سفید پوش آدمی مجھے ملے اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اگر تم کہو تو تمہارے بڑے بھائی کی روح قبض کر لیں۔ میں نے فوراً کہا کہ ہرگز نہیں میں ایسا کس طرح کہہ سکتا ہوں اس پر انہوں نے مجھے کمال تسلی سے سمجھانا شروع کیا کہ بہتری اسی میں ہے اور دلیلیں ایسی دیں جن سے میرا بچپن کا دماغ بے حد متاثر ہوا۔ یہاں تک کہ میں نے اجازت دے دی اور وہ چلے گئے۔ میں گھر آیا اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد تار آیا کہ میرے بڑے بھائی کا حیدر آباد (دکن) میں انتقال ہو گیا ہے اور ان کے انتقال کا وقت اس میں بالکل وہی درج تھا جب وہ دو سفید پوش وجود مجھے راضی کر کے رخصت ہوئے تھے۔

(الفضل 10- جنوری 1966ء)

یادرفتگان

مولوی غلام احمد فرخ

محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز

محترم اخویم غلام حسین صاحب ایاز ہم پانچ بھائیوں اور تین بہنوں میں سے بڑے تھے۔ آپ کی ولادت 1903ء میں ہوئی۔ ہمارے والد صاحب بزرگوار کو 1891ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اس طرح ایاز صاحب کی ولادت احمدیت میں اور حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم موضع فیض اللہ چک میں حاصل کی جو ہمارے گاؤں سکنہ تھہ غلام نبی سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پرائمری کی تعلیم کے بعد آپ مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل ہوئے۔ اور پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری حاصل کی اور پھر خدمت دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ آپ کی جسمانی صحت بچپن سے ہی کمزور تھی۔ اسی وجہ سے اپنے تعلیمی دور میں کبھی کبھی فیل بھی ہوتے اور بظاہر یوں ہوتا تھا کہ آئندہ زندگی میں شاید ہی کامیاب ثابت ہوں۔ مگر اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ

گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کو نہایت ہی کامیاب داعی بنایا اور احمدیت کی تاریخ میں آپ نے قربانیوں کے ایسے شاندار نقوش چھوڑے کہ ایاز کا نحیف و ناتواں جسم گو ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ مگر ان کی قربانیوں اور کارناموں کی یاد ہمیشہ دلوں کو گرماتی رہے گی۔

ایاز صاحب 1935ء میں تحریک جدید کے پہلے وفد میں سنگاپور بھیجے گئے تھے۔ پندرہ سال متواتر فریضہ دین سرانجام دینے کے بعد 1950ء میں واپس آئے۔ آپ کو اس عرصہ میں شدید زخمی کر کے سڑک پر پھینک دیا گیا۔ پھر بعض لوگوں نے بے ہوشی کی حالت میں ہی سڑک سے اٹھا کر ہسپتال میں پہنچایا جہاں کافی عرصہ تک زخموں کا علاج ہونے کے بعد تندرست ہوئے۔

بعض لوگ آپ کے قتل کا منصوبہ بنا کر بھی آپ کے پاس آئے کہ موقعہ ملنے پر آپ کو قتل کر دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کرشمہ قدرت دکھایا کہ وہی لوگ آپ کی محبت کی تلوار سے گھائل ہوئے اور جماعت میں شامل ہو کر سلسلہ کے مخلص خادم اور جاں نثار بن گئے۔

ان شدید مصائب اور مخالفتوں کے زمانہ میں نہ تو آپ کبھی مایوس ہوئے اور نہ آپ نے ہمت ہاری۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور توکل کرتے ہوئے دیوانہ وار دعوت الی اللہ میں مشغول رہے۔

بعض دفعہ نہایت سخت بیماریوں میں بھی آپ مبتلا ہوئے مگر اپنی تکالیف و مصائب کا ذکر کبھی بھی اپنے خطوط میں نہیں کیا۔ بلکہ اس زمانہ میں جب والد صاحب محترم کو خط آتا تو اس میں یہی لکھتے کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے قربانی کے لئے پیدا کیا ہے"

جنگ عظیم دوئم میں جب ملایا اور سنگاپور پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا تو انگریز فوجوں کو جن میں کثرت سے ہندوستانی تھے قید کر دیا گیا۔ ان میں سکھ۔ ہندو عیسائی۔ مسلمان احمدی اور غیر احمدی سبھی تھے اس زمانہ میں آپ نے ہمدردی۔ جانفشانی۔ حسن سلوک۔ اور خدمتِ خلق کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ آپ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر ان مصیبت زدہ قیدیوں کو خوراک اور دیگر ضروری اشیاء کیمپوں میں پہنچاتے تھے۔ مجھے متعدد غیر از جماعت دوست ملے ہیں۔ جن پر آپ کے اس حسنِ سلوک کا نہایت گہرا اثر تھا۔

آپ ان مشکلات اور مخالفتوں کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کرتے تھے کہ:-

"اس زمانہ میں بڑی رقت اور گداز سے دعائیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یہ سلوک تھا کہ اکثر دفعہ بذریعہ کشف دعا کی قبولیت اور آئندہ کامیابی کے متعلق مجھے بشارات مل جاتی تھیں اور یہ سب حضرت بانی سلسلہ کے طفیل اور حضرت امام جماعت الثانی کی توجہ کی برکت تھی"

آپ کی طبیعت میں سادگی فطرتاً ودیعت تھی۔ گفتار میں کردار میں۔ لباس اور رفتار میں غرضیکہ ہر حالت میں میں سادگی اور بے نفسی نمایاں نظر آتی تھی۔ سنگاپور سے پندرہ سال کے بعد جب واپس ربوہ آئے تو اپنی آمد کی معین تاریخ اور وقت کی کسی کو بھی اطلاع نہ دی بلکہ کراچی سے جہاز سے اتر کر گاڑی پر سوار ہو گئے اور جمعہ کے روز ربوہ میں اس وقت پہنچے جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ بیت میں پہنچے اس وقت چونکہ سادہ قسم کا ملائی لباس آپ کے زیب تن تھا۔ اس لئے اکثر احباب نے آپ کو پہچانا بھی نہیں۔ بالآخر معلوم ہوا کہ آپ غلام حسین ایاز مربی سنگاپور و ملایا ہیں۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اطلاع کیوں نہ دی تو جواب دیا کہ میں نے پسند نہ کیا کہ دوست میری خاطر تکلیف اٹھا کر سٹیشن پر جمع ہوں۔

مہمان نوازی کا وصف بھی آپ کی طبیعت میں نمایاں حیثیت میں پایا جاتا تھا مہمان کے آنے پر آپ کا دل انبساط اور بشاشت سے بھر جاتا تھا اور مقدور بھر اس کو خوش رکھتے اور اس کے جذبات کا خیال رکھتے تھے اسی وجہ سے آپ کا حلقہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور سدید

بشکریہ ہفت روزہ لاہور

افتخارِ زمانہ لوگ

ڈاکٹر عبدالسلام کی خدمت میں!

جنوری کے اوائل میں جناب داؤد پوتا نے ایک انگریزی اخبار میں حکومت سے اپیل کی تھی کہ نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کے 70ویں یوم ولادت پر 15 روپے کا ایک ڈاک ٹکٹ ان کی سائنسی خدمات کے اعتراف میں جاری کیا جائے۔

اور عوام کو ترغیب دی جائے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو "سالگرہ مبارک" کا پیغام بھیجیں تو یہ ٹکٹ استعمال کریں۔

ڈاکٹر عبدالسلام ان دنوں لندن میں بیمار پڑے ہیں۔ انہیں ایک پر اسرار عصبیاتی مرض لاحق ہے' چلنا پھرنا موقوف ہو چکا ہے اور اب وہ "وہیل چیئر" استعمال کرتے ہیں۔ ان سے ملاقات کرنے والے ان کے بارے میں اچھی خبر نہیں دیتے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ان پر شدید اداسی طاری ہے اور ہر وقت خاموش بیٹھے رہتے ہیں پاکستان کی حکومت نے جناب داؤد پوتا کی تجویز پر عمل نہیں کیا اور ڈاکٹر عبدالسلام کے نام کا ٹکٹ جاری نہیں کیا گیا۔

میرا خیال ہے کہ کچھ لوگوں نے پاکستان سے اپنے طور پر ڈاکٹر صاحب کو خطوط بھیجے ہوں گے۔ لیکن عالم یہ ہے کہ 29۔ جنوری کو جب ان کی 70ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی۔ تو خود ڈاکٹر صاحب کو اس کی خبر نہیں تھی۔

انہیں دنیا کے کونے کونے سے تہنیت کے پیغامات مل رہے ہیں لیکن وہ ان خطوط کا نہ تو مفہوم سمجھ سکتے ہیں نہ انہیں پڑھ سکتے ہیں۔ اس موقع پر قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں طبیعیات کے فاضل استاد ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے انہیں یاد کیا۔ تو یورپین فزیکل سوسائٹی کے چیئرمین مسٹر ہروگ شوپر کا ایک مکتوب بھی اخبار میں پیش کیا۔ یہ خط ڈاکٹر عبدالسلام کو حال ہی میں لکھا گیا تھا۔ آپ بھی ملاحظہ کیجئے۔

"ڈاکٹر عبدالسلام 29۔ جنوری کو آپ اپنی 70ویں سالگرہ منائیں گے میں اس موقع پر آپ کی خدمت میں یورپ کے تمام دوستوں کے تحسین و تہنیت کے جذبات پیش کرتا ہوں۔ مجھے دسمبر 56ء میں وہ دن یاد آ رہا ہے جب آپ سے پہلی ملاقات ہوئی تھی آپ روتھ فورڈ لیبارٹری میں اپنی دو جزوی تھیوری "پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس مذاکرے کی صدارت مسٹر ولف گانگ پاؤلی نے کی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ لیکچر کے اختتام پر جب وہ صدارتی تقریر کرنے لگے تو مسٹر پاؤلی نے سب کے سامنے آپ سے معافی مانگی تھی کہ انہوں نے آپ کی تھیوری کی اشاعت کے لئے آپ کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی۔ حالانکہ یہ بنیادی طور پر ایک بالکل نئی تھیوری تھی ...... سائنس کی دنیا میں آپ کی فتوحات سے قطع نظر آپ نے ٹریسٹی میں آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی فاؤنڈیشن قائم کر کے اس صدی کا عظیم ترین کارنامہ سرانجام دیا ہے۔"

20ویں صدی کے عظیم سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو یہ خراج تحسین کرنے کے بعد مسٹر شوپر نے یہ حقیقت بھی آشکار کر دی کہ 1956ء میں ڈاکٹر صاحب کی یہ اورجنل تھیوری آف ٹوکمپونینٹ آف "نیوٹران" چھپ نہ سکی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ 1958ء کے نوبل انعام میں دو امریکی سائنس دان بھی شامل کر دیئے گئے۔ اگر ڈاکٹر عبدالسلام فیصلے کی یہ معمولی سی بدقسمت غلطی نہ کرتے تو آج ان کے پاس ایک نہیں بلکہ "دو نوبل انعام" ہوتے۔

مجھے خوشی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے بھی بالآخر ڈاکٹر عبدالسلام کو مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔

مختصر سوانحی خاکہ ڈاکٹر عبدالسلام 29۔ جنوری 1926ء میں جھنگ کے پسماندہ ضلع میں ایک متوسط خاندان میں پیدا ہوئے ٹاٹ سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے اس ذہین طالب علم نے 1949ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے فزکس میں فرسٹ کلاس ڈگری صرف ایک سال کے عرصے میں حاصل کی ان پر شہرت کا ابتدائی دروازہ 1950ء میں کھلا۔ اس وقت انہوں نے "ری نارملائزیشن تھیوری) کا ایک اہم مسئلہ حل کیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالسلام 1951ء میں پاکستان واپس آئے تو انہیں گورنمنٹ کالج لاہور میں فزکس کا استاد متعین کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ سائنس کی تعلیم کے علاوہ ان کو شام کے وقت طلبہ کی فزیکل ٹریننگ کرانے کے فرائض بھی سونپے گئے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی دلبرداشتگی کا اصل سبب یہ تھا کہ۔ پاکستان میں سائنسی تحقیق کا کوئی انتظام نہیں تھا اور حکام اس قسم کے کام کی ضرورت سے غافل اور ناآشنا تھے۔ اس کالج میں نہ صرف مناسب لائبریری تھی اور نہ کوئی ہم خیال و ہم سخن' جس سے ڈاکٹر صاحب تبادلہ خیال کرتے۔ چنانچہ 1954ء میں وہ لندن واپس چلے گئے۔ اس کے بعد صرف دو سال کے عرصے میں انہوں نے نیوٹران کی نئی تھیوری دریافت کر لی۔ جس پر انہیں نوبل انعام دیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی زندگی میں دو عظیم مقاصد کو ہمیشہ فوقیت حاصل رہی۔

اول ریاضی اور ہندسہ کے علوم سے فطرت کی اصل طبیعاتی حقیقت کی دریافت۔

دوم سائنس کے وسیلے سے پاکستان کو ترقی کی عظیم شاہراہ پر گامزن کرنے کی سعی۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا پہلا نصب العین تو ابتدا ہی میں کامیابی سے سرفراز ہو گیا۔ اور اس کے بعد ان کی فتوحات کا مدار پھیلتا چلا گیا لیکن سائنس کے افق پر پاکستان کو ایک تابندہ ستارہ دیکھنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوا۔ یا یوں کہئے کہ پاکستان کی سیاسی معرکہ آرائیوں' سیاستدانوں کی نااہلی اور بیوروکریسی کی کم کوشی نے اس خواب کو دھول میں ملا دیا۔

فیلڈ مارشل ایوب خاں کے دور میں انہیں صدر کا چیف سائنٹیفک ایڈوائزر مقرر کیا گیا۔ تو انہوں نے سائنسی علوم میں تربیت کا ایک جامع پروگرام مرتب کیا۔ "پن سٹک" تحقیقی ادارہ انہیں کی کوششوں سے معرض وجود میں آیا تھا۔ انہوں نے ایک اور ایجنسی "سپارکو" تشکیل دی۔ جو خلائی علوم سے متعلق تھی۔

جنرل یحیٰی خان اور ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے پورا فائدہ اٹھانے کی بجائے ان سے اغماض برتا گیا اور وہ صدر کے مشیر کے عہدے سے مستعفی ہو کر واپس لندن چلے گئے۔

ذوالفقار علی بھٹو نے بعد میں "تلافی مافات" کی کوشش کی۔ لیکن اب حکومت سے ان کا تعلق غیر رسمی نوعیت کا تھا۔ تاہم جب جنرل ضیاء نے اقتدار پر اپنی گرفت مضبوط کر لی تو ڈاکٹر عبدالسلام کو 1979ء میں "نشان امتیاز" پیش کیا لیکن سائنس کے امور میں ان کی خدمات سے فائدہ نہ اٹھایا۔

بے نظیر بھٹو نے اپنے پہلے دور حکومت میں انہیں ملاقات کا موقع تک نہ دیا۔ اور میاں نواز شریف نے گورنمنٹ کالج کی ایک تقریب میں اس مادر علمی کے نامور سپوتوں کا ذکر کیا تو دنیا کے اس عظیم سائنس دان کا نام لینا بھی مناسب نہ سمجھا۔ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ بھارت نے اپنے ممتاز سائنس دان مثلاً ڈاکٹر سہا ڈاکٹر رامن' ڈاکٹر بوس اور ڈاکٹر بھابھا کے نام پر ادارے قائم کئے ہیں لیکن پاکستان میں ڈاکٹر عبدالسلام کو نظرانداز کرنے کی حکمت عملی جاری ہے ڈاکٹر عبدالسلام نے اس قسم کے منفی رویئے کو اہمیت نہیں دی۔

انہیں برطانیہ اور اٹلی نے اپنے ملک کی شہریت پیش کی لیکن انہوں نے پاکستان کی شہریت پر فخر کا اظہار کیا۔ اور اپنا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ تبدیل کروانے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی۔

یہاں اس بات کا اظہار ضروری ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام سمیت جتنے گراں قدر انعامات ملے' ان سب کی رقوم انہوں نے اپنی ذات پر خرچ کرنے کی بجائے پاکستان' پاکستانی قوم' سائنس کی ترقی اور تعلیم و تربیت کے لئے وقف کر دی ہے۔ ان کے انعامات کی رقوم سے اب تک سائنس کی تحقیق کے مراکز اور متعدد کالجوں کے لئے ساز و سامان خریدا جاتا ہے۔ اس سرمائے سے انہوں نے ٹریسٹی میں آئی' سی' ٹی پی ریسرچ سنٹر قائم کیا۔ جہاں پاکستانی سائنس دانوں اور ریسرچ سکالروں کو خصوصی مراعات پیش کی جاتی ہیں اور سائنس کے طلباء کی مالی معاونت کی جاتی ہے۔

امپریل کالج سے ریٹائرمنٹ پر ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں جو تقریب منعقد ہوئی اس میں پاکستان سے ڈاکٹر پرویز ہود بھائی اور پروفیسر غلام مرتضیٰ نے شمولیت کی تھی۔ علالت کے باوجود ڈاکٹر صاحب نے کانفرنس میں شرکت کی۔ تقریب کے تیسرے روز ڈاکٹر عبدالسلام نوبل یافتہ سائنس دانوں میں گھرے ہوئے تھے وہ اپنی "وہیل چیئر" پر ساکت و جامد بیٹھے ہوئے تھے۔ اعصابی بیماری نے ان پر غلبہ پا رکھا تھا۔ ان کے بائیں طرف مسٹر سی این ہانگ اور مسٹر جے فریشر بیٹھے تھے جو نوبل انعام یافتہ ہیں۔ دائیں جانب یونیورسٹی کے ریکٹر تشریف فرما تھے ڈاکٹر صاحب یہ منظر اپنی خاموش آنکھوں سے دیکھ رہے تھے پوری دنیا کے عظیم سائنس دان انہیں خراج تحسین پیش کر رہے تھے۔ اچانک ایک بوکھلایا ہوا نوجوان آگے بڑھا اور ڈاکٹر صاحب کے قریب جا کر بولا۔ "میں پاکستانی طالب علم ہوں ہمیں آپ پر فخر ہے...... ڈاکٹر ہود بھائی نے لکھا ہے کہ میں اس نوجوان کی پوری بات تو سن نہ سکا۔ لیکن نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے کاندھوں میں تھوڑی سی حرکت پیدا ہوئی۔ اور پھر ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

(ہفت روزہ پاکیزہ انٹرنیشنل ٹورانٹو)

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 9 مارچ 1996ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دعوت الی اللہ

اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ (اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں اور صبر کرنے والے ہوں) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاک دامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں۔ لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں۔ جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بہ جنگ ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

لبنان کی جنگ بند کرانے میں ناکامی

لبنان میں اسرائیل اور ایران نواز شیعہ ملیشیا حزب اللہ کے درمیان لڑائی بند کرانے کی امریکی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر جو صدر کلنٹن کی ہدایت پر جنگ بندی کے لئے شام پہنچے تھے انہوں نے واضح کر دیا ہے جنگ بندی خارج از امکان ہے۔ مغربی ایشیا کے معاملات کے ماہر قرار دیئے جانے والے وارن کرسٹوفر اپنی کوشش میں ناکام ہو گئے ہیں۔

مسٹر کرسٹوفر اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز سے ملاقات کے بعد دوبارہ شام پہنچے تو انہوں نے فوری طور پر جنگ بندی کو ناممکن قرار دے دیا۔ انہوں نے بتایا کہ فریقین کو ایک پائیدار امن معاہدے کے لئے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ جس میں یہ بات تحریری طور پر سامنے لائی جائے کہ اسرائیل لبنان سرحد پر حملوں میں شہریوں کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

ادھر فلسطینی قومی کونسل کا اجلاس 31 سال کے بعد خود مختار علاقے غزہ میں شروع ہو گیا ہے۔ جس میں اسرائیل کے خلاف باضابطہ طور پر مسلح جدوجہد کے خاتمے کے مطالبے پر غور شروع کر دیا گیا ہے۔ کونسل کے بعض ارکان لبنان میں حزب اللہ کے خلاف اسرائیل کے حالیہ حملوں کی وجہ سے کونسل کے منشور کو تبدیل کرنے کے بارے میں تذبذب کا شکار ہو گئے ہیں۔

اسرائیل کا مطالبہ ہے کہ اب فلسطینی قومی کونسل کے دستور میں سے اسرائیل کو نیست و نابود کرنے اور اس کے خلاف مسلح جدوجہد کرنے کی شقوں کو نکال دیا جائے۔ اسرائیل نے یہ بھی کہا ہے کہ اب اسرائیل فلسطینی امن سمجھوتے پر مزید پیش رفت اسی صورت میں ممکن ہو گی جب یہ شقیں فلسطین کی قومی کونسل کے دستور سے نکال دی جائیں۔ پی ایل او کے سربراہ اور فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات اسرائیل سے یہ وعدہ بھی کر چکے ہیں کہ وہ کونسل کے آئین میں سے یہ شقیں نکال دیں گے۔ لیکن آئین میں تبدیلی کے لئے مسٹر یاسر عرفات کو بھاری اکثریت چاہئے۔ ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہے کہ آیا مسٹر یاسر عرفات کے پاس ایسی دو تہائی اکثریت موجود ہے یا نہیں۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ اگر یہ شقیں نہ نکالی گئیں تو اب تک جو امن کی پیش رفت ہوئی ہے اس پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔

OOO

بھارتی آرمی چیف کا بیان

بھارتی آرمی چیف جنرل شنکر رائے چودھری نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان اکثریت کے نتیجے میں شاید ایران کا متشدد مذہبی

لئے بھارت کو جدید اسلحہ حاصل کرتے رہنا چاہئے۔ ایک لیکچر میں انہوں نے کہا ہے کہ پڑوسی ملک (پاکستان) نے جو ایٹمی ابہام رکھا ہوا ہے بھارت کو اس کے مقابلے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جو بیرونی قوتیں بھارت کو توڑنا چاہتی ہیں آئندہ سالوں میں ان کی طرف سے خطرات کا بہت زیادہ امکان ہے۔ یہ طاقتیں چاہتی ہیں کہ بھارت کے ٹکڑے ہو جائیں تاکہ وہ آسانی سے ان پر قابض ہو سکیں۔ جنرل رائے نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ درمیانے درجے کی جنگیں ہوتی رہیں گی اس لئے بھارت کو امرتسر اور بیکانیر جیسے سرحدی شہروں کی حفاظت کا انتظام کر لینا چاہئے۔

یاد رہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان 1948ء میں پھر 1965ء میں اور آخری بار 1971ء میں جنگ ہوئی تھی جنرل ضیاء الحق کے دور میں بھارت نے سیاچن کے علاقے پر قبضہ کر لیا تھا۔ اب کشمیر میں جو گڑبڑ جاری ہے اس کے پیش نظر مبصرین یہ خدشہ ظاہر کرتے رہتے ہیں کہ دونوں ملکوں کے درمیان کہیں ایک بار پھر جنگ نہ چھڑ جائے۔ آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے بارڈر پر دونوں ملکوں کی فوجوں کے درمیان محدود پیمانے پر گولیوں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔

OOO

ایران کے انتخابات

ایران میں اگرچہ مذہبی علماء کی مضبوط گرفت ہے اور ملک کے ڈھانچہ میں انتخابات کے ذریعے کوئی قابل ذکر تبدیلی لانے کی گنجائش نہیں ہے۔ آیت اللہ روح اللہ خمینی کی زندگی اور ان کی وفات کے بعد بھی ملک کے اقتدار پر علماء کو کنٹرول حاصل ہے۔ لیکن ایران کے حالیہ انتخابات بتاتے ہیں کہ عوامی رائے عامہ شدت پسند علماء کی بجائے معتدل ذہن رکھنے والوں کی طرف مائل ہو چکی ہے۔

ایران میں ہونے والے انتخابات کے دوسرے مرحلے کے نتائج کے مطابق قدامت پسند مذہبی لیڈروں نے پارلیمنٹ میں اپنی اکثریت کھو دی ہے۔ جبکہ صدر ہاشمی رفسنجانی کے اعتدال پسند ساتھیوں نے زیادہ نشستیں حاصل کر لی ہیں بی بی سی کے مطابق انتخابات جیتنے والوں کی سیاسی وابستگی واضح نہیں ہے۔ جس کے باعث کوئی گروہ مجموعی اکثریت حاصل نہیں کر سکے گا۔ نامہ نگار کے کے مطابق آئندہ پارلیمنٹ میں مذہبی رہنماؤں کی تعداد کم ہو گی اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہو گی۔

ایرانی پارلیمنٹ میں اعتدال پسند عناصر کی درمیانی شدت کی جنگیں ہوتی رہیں گی۔ اس

تشخص بدل سکے اور دنیا بھر میں ایران پر دہشت گردی کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں شاید ان میں کمی آجائے۔

OOO

امریکیوں کے اغوا کا منصوبہ

پاکستان کی طرح بلکہ پاکستان سے بھی بڑھ کر مصر کی حکومت کو اسلامی شدت پسندوں کی کارروائیوں کا سامنا ہے۔ مصر کی سب سے بڑی اسلامی تنظیم جامعہ اسلامیہ کے ایک رہنما نے کہا ہے کہ امریکہ میں عمر قید کی سزا بھگتنے والے نابینا مصری عالم دین شیخ عمر عبدالرحمٰن کو رہا کرانے کے لئے امریکی شہریوں کو اغوا کرنے کے منصوبے پر غور کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ روز مصر کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ شیخ عمر عبدالرحمٰن کو زبردستی نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں ہونے والے بم دھماکے میں ملوث کیا گیا ہے۔ نابینا عالم دین نے کئی بار ان الزامات کی تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ بم دھماکوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن امریکی حکام اور عدالتوں نے ان کی ایک نہیں سنی۔

یاد رہے کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں دھماکہ کرنے کے دو ملزمان جو مصری ہیں اور زیر حراست ہیں اس مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے آئے تھے جہاں شیخ عمر عبدالرحمٰن درس دیتے تھے۔ امریکی خفیہ ایجنسی نے اس بات کو بنیاد بنا کر شیخ عمر عبدالرحمٰن کا تعلق ملزموں سے جوڑ دیا اور امریکی عدالت نے انہیں عمر قید کی سزا دے کر جیل بھیج دیا۔ اب اسلامی تنظیم جامعہ اسلامیہ کے اراکین چاہتے ہیں کہ شیخ عمر عبدالرحمٰن کی رہائی کے لئے امریکی شہریوں کو اغوا کیا جائے اور یہ مطالبہ کیا جائے کہ شیخ عمر عبدالرحمٰن کو رہا کر دیا جائے ورنہ وہ ان اغوا شدہ امریکی شہریوں کو ہلاک کر دیں گے۔

OOO

سری لنکا میں تاملوں کے خلاف نئی مہم

سری لنکا کی حکومت نے اپنی فوج کے ذریعے تامل باغیوں کے خلاف جو نئی مہم شروع کی ہے اس میں ایک اطلاع کے مطابق مزید 50 باغی اور دو فوجی ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ 80 باغی زخمی ہوئے ہیں۔

سری لنکا کی فوج نے شمالی سری لنکا کے ان علاقوں میں جہاں پر وہ تامل باغیوں کے خلاف مہم جاری رکھے ہوئے آزادانہ اطلاعات پر سنسر لگا دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

OOO

یاد ماضی

ہماری تاریخ

جب ٹانگانیکا کو آزادی ملی تو احمدیہ جماعت نے بیت السلام دارالسلام میں ایک شاندار تقریب منعقد کی۔ اس موقعہ پر مختلف رنگوں کے بجلی کے قمقمے لگائے گئے۔ بینرز اور جھنڈیوں سے اس بیت السلام کو سجایا گیا۔ اس میں شرکت کرنے والے نہ صرف مختلف مذاہب کے لوگ تھے بلکہ مختلف رنگ و نسل کے بھی۔ ٹانگانیکا میں بسنے والے مختلف قوموں کے لوگ اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس میں شرکت کی اس میں نیشنل اسمبلی کے افراد بھی تھے۔ ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے اراکین بھی دارالسلام کے سٹی کونسلر بھی مختلف جماعتوں کے سربراہ بھی۔ اور اسی طرح مختلف بیرونی ممالک سے تعلق رکھنے والے دوست بھی۔ مثلاً برٹش گی آنا کے وزیر اعظم جاڈ کے سفیر۔ اور مینش فیلڈ اوہایو۔ امریکہ کے میئر۔ اس موقعہ پر مختصر تقریروں کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جو سواحیلی عربی اور اردو اور انگریزی زبان میں کی گئیں۔ ان تقاریر سے پہلے عشائیہ کا انتظام تھا۔ یہ تقاریر مولانا شیخ محمد منور جو ٹانگانیکا کے انچارج ہیں' نے اور اسی طرح پروفیسر اے۔ خلیل۔ مولانا شیخ مبارک احمد چیف احمدیہ مشنری مشرقی افریقہ۔ شیخ اے عمری عبیدی۔ اور شیخ موسیٰ ریحانی آف کوگوما۔ نے کیں۔ تمام مقررین نے اس بات پر فخر اور خوشی کا اظہار کیا کہ ٹانگانیکا ایک آزاد مملکت کی حیثیت میں ابھرا ہے اور اب اس کا اقتدار اس کے اپنے لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ مولانا ایم۔ منور نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے ہمیں ایک نہایت قابل لیڈر کی حیثیت میں مسٹر نیریرے عطا کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر ٹانگانیکا کے تمام لیڈر اور تمام لوگ متحد ہو کر کام کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اس آزادی کے بہت اچھے نتائج نکلیں گے اور یہ ہمیشہ کے لئے قائم رہے گی۔ مولانا شیخ مبارک احمد نے کہا کہ دین حق کے مطابق آزادی اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ ہے۔ اب ٹانگانیکا کے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اس تحفہ کی قدر کریں اس کی حفاظت کریں اور اپنے ملک کی ہر رنگ میں خدمت کریں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ٹانگانیکا نے تمام باشندوں کے اتحاد کی ایک مثال قائم کر دی ہے۔ اسی قسم کا اتحاد ملک میں قائم رکھنا ضروری ہے۔ تمام باشندوں کو اس کی قدر کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی یہ عطا قائم رہے۔ شکریہ کا ووٹ احمدیہ مشن کو سراہتے ہوئے معلم کیہرے Mualim Kehere ممبر نیشنل اسمبلی نے پیش کیا تقریب کے اختتام پر احمدیہ مشن نے تمام حاضرین کو لٹریچر کی پیش کش کی اور یہ کہا گیا کہ ہماری طرف سے یہ تحفہ Ohuru یعنی آزادی کے لئے پیش کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

اگرچہ شائد جلد ہی تو اس بات کا پتہ نہ لگایا جا سکے کہ یہ سارا واقعہ کیوں وقوع پذیر ہوا اور وہ بھی ڈبلین جیسی محفوظ اور پرامن جگہ میں۔ لیکن ہم حکومت سے یہ مطالبہ ضرور کریں گے کہ اس بات کا انتظام کیا جائے کہ اس قسم کا کوئی واقعہ دوہرایا نہ جاسکے۔

گورنمنٹ نے اس واقعہ کی تحقیقات عدلیہ کے ذریعے کروانے کا جو حکم دیا ہے اس میں اس بات کا ضرور اہتمام کیا جائے کہ یہ تحقیقات وسیع تر تناظر میں کی جائے۔ آج بے شمار ایسے لوگ جن کو ذمہ داری کا کوئی احساس نہیں ہے ہمارے درمیان گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ اور ہمیں ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے مناسب اقدامات کرنے چاہئیں جو ایسے واقعات کا سبب بنتی ہیں کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے آدمی کی جان لے۔ ایسی تدابیر کے متعلق سوچنے کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی سوسائٹی بھی ایسے غیر متوازن پاگل کی اتفاقی دہشت گردی سے اپنے لوگوں کو مکمل طور پر محفوظ نہیں رکھ سکتی۔

غم واندوہ کی وجہ سے اس تحقیق میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ بلکہ اچھی طرح سے سوچ بچار کے بعد نتائج پر پہنچنا چاہئے۔ تاکہ شہری آزادیوں پر زد نہ پڑے۔ بلکہ ان وجوہات کا پتہ لگایا جاسکے جو ایسی تشدد کی وارداتوں کا سبب بنتی ہیں۔ اور اس کے بعد ہی ٹی وی اور اخبارات میں تشدد کی روک تھام جیسی تجاویز بنائی جاسکتی ہیں تاکہ سوسائٹی کو مجموعی طور پر حفاظت مہیا کی جا سکے۔

میں یو۔کے۔ احمدیہ (-) کمیونٹی کی طرف سے انتہائی مخلصانہ تعزیت اور ہمدردی کے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔

بقیہ صفحہ 4

احباب بہت وسیع تھا اور سادگی کے ساتھ دلی خلوص کے امتزاج سے مہمان نوازی کی شان دوبالا ہو جاتی تھی۔

رشتہ داروں اور عزیزوں کے ساتھ صلہ رحمی کا آپ میں خاص جذبہ تھا۔ ان کی خدمت کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہتے تھے۔ اگر رشتہ دار ناراض بھی ہو جائیں تو بہت جلد ان کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش کرتے اور سچے ہوتے ہوئے جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرتے تھے۔ ہمسائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کی بھی یہی کیفیت تھی۔ ان کے حالات کی باقاعدہ خبر رکھتے۔ بیماروں کی تیمارداری اور ان کے علاج کے لئے ہر ممکن طریق سے مدد کرنا ان کا معمول تھا۔ خود بھوکے رہنا برداشت کر لیتے مگر دوسرے کی بھوک برداشت نہیں کرسکتے تھے۔

یہ جملہ اخلاق واوصاف اللہ تعالیٰ نے آپ میں ودیعت کئے تھے۔ لیکن آپ کو سب سے زیادہ شغف محبت اور عشق دعوت الی اللہ سے تھا۔ جب دینی اور تربیتی کام میں مشغول ہوتے تو آپ کو کھانا بھی بھول جاتا اور سونا بھی اور آرام کرنا بھی۔ اور جب آپ کو اس بارے میں کہا جاتا تو مسکرا پڑتے اور فرماتے کہ:۔

"کھانا تو پھر بھی کھایا جاسکتا ہے۔ مگر دعوت الی اللہ کا موقعہ معلوم نہیں پھر میسر آئے یا نہ آئے"

آپ کی وفات سے دل حزیں ہیں اور آنکھیں پرنم مگر ہم اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی ہیں۔ کیونکہ

؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اے ہمارے پیارے اللہ! تو ایاز کو اپنی خاص رضا کے مقام میں جگہ دے اور اپنی محبت کی گود میں ان کو اٹھالے اور ان کے درجات بلند کر۔

بقیہ صفحہ 1

ہوئے تقویٰ کی علامت بن جاتا ہے۔ اور اس پہلو سے اللہ بھی اس قربانی کو قبول فرماتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے جو ان لوگوں کی دلوں میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ ریا کی خاطر بعض دینے والوں کے متعلق جب پتہ ہوتا ہے ان کے حالات سے ہم واقف ہوتے ہیں تو ان کی مالی قربانی بجائے اس کے کہ ان کی عزت دل میں بڑھائے ان کو اور نظر سے گرا دیتی ہے۔ ان کے انداز پہچانے جاتے ہیں ان کی ادائیں متقیوں سے الگ ادائیں ہوتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کا اگرچہ نام نہیں لیا جاسکتا۔ ناجائز ہے وہ کہیں کہیں دکھائی ضرور دیتے ہیں وہ اپنی بڑائی کے لئے یا اپنے اخلاص کو دکھانے کی خاطر بعض دفعہ قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر بولی لگا دیتے ہیں اور ان کا دیگر جو تقویٰ کا معیار ہے وہ دکھائی دے رہا ہوتا ہے کہ اس کے مطابق نہیں ہے۔ پس ہرگز جماعت میں ان لوگوں کے لئے کوئی غیر معمولی احترام نہیں پایا جاتا۔ اگر یہ کسی کے دل میں وہم ہے تو اس کو نکال دے۔ یہ آیت کریمہ ہے جو ہمارے لئے رہنما اصول ہے جو ہمارا نور ہے جس کے ذریعے ہم ان امور کا جائزہ لیتے اور اللہ تعالیٰ کی مشاء کے مطابق اپنے تعلقات کو ڈھالتے ہیں۔

(از خطبہ 4 نومبر 1994ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ نمبر ضرور لکھا کریں

اطلاعات و اعلانات

اعلان داخلہ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی

○ کالج ہذا نے کیمیکل، الیکٹرونکس، میٹلرجیکل اینڈ انڈسٹریل انجینئرنگ اور آرکیٹیکچر و پلاننگ میں بیچلرز ڈگری کورسز کی فرسٹ ایئر کلاسوں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

سندھ، پنجاب، سرحد کے صوبوں اور آزاد جموں وکشمیر سے میرٹ نشستوں پر درخواستیں دینے والے امیدواران کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقررہ درخواست فارموں پر درخواست دیں۔ مقررہ درخواست فارمز الائیڈ بینک آف پاکستان کی نامزد برانچوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 25- مئی 1996ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 96-4-20 ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی حد تک مد ہوتے ہیں لہٰذا مخیر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اشیاء کی گمشدگی اور بازیابی

○ ربوہ میں کسی چیز کی گمشدگی یا بازیابی کا اعلان "الفضل" میں اشاعت کے لئے بھیجنے کی بجائے صدر عمومی صاحب کے دفتر میں اطلاع کی جائے۔ کوئی چیز گم ہو جائے تو وہاں نوٹ کروائی جائے اور کوئی چیز ملے تو وہ بھی اسی دفتر میں نوٹ کروائی جائے۔

(ادارہ)

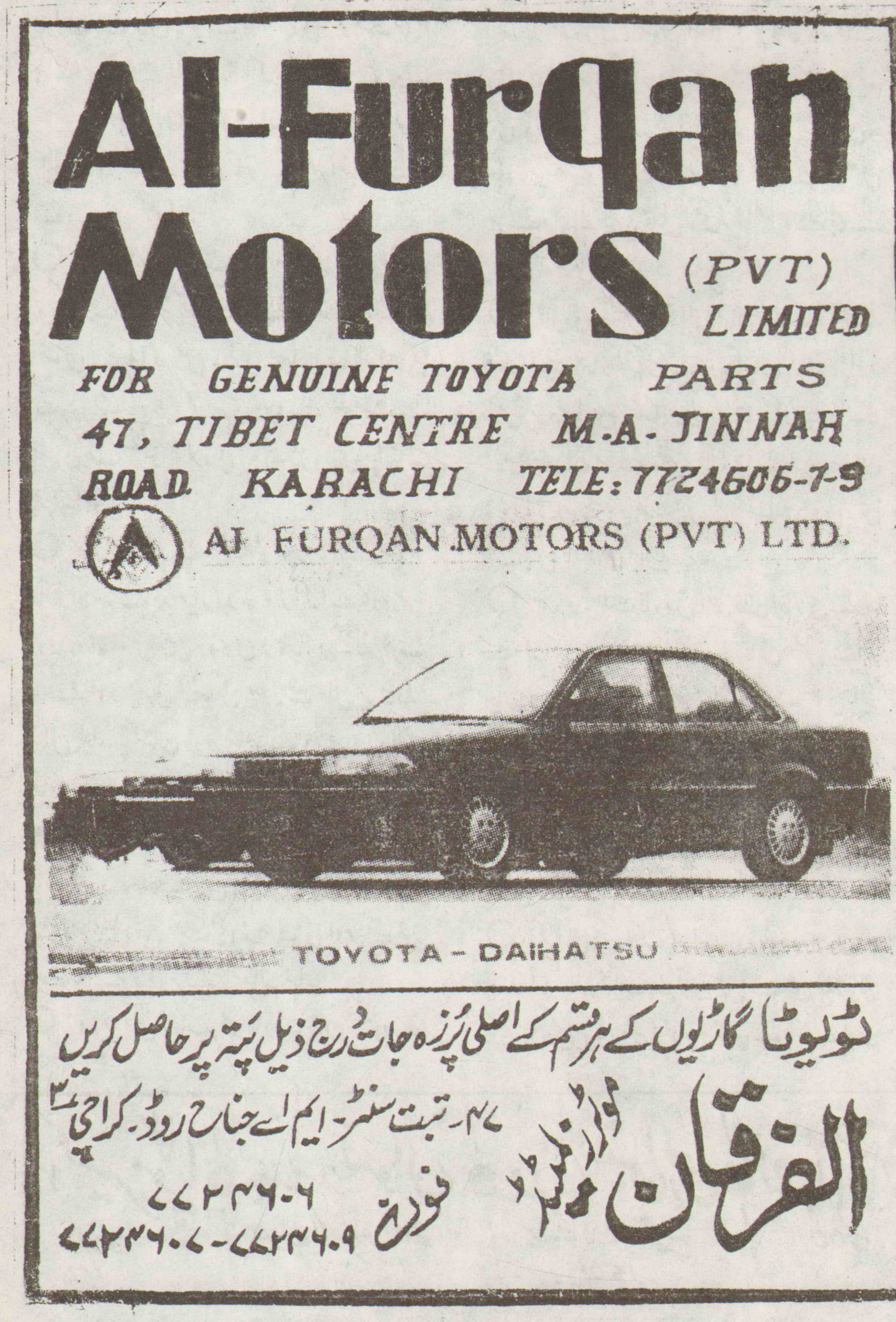

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ روس کی مسلم کاکیشیائی ریاست چیچنیا کے عظیم مجاہد آزادی صدر جوہر داؤد کی شہادت کی تصدیق ہو گئی ہے۔ آپ نے گروزنی سے 30 کلو میٹر دور گاؤں پر روسی فوج کی شدید گولہ باری سے اتوار کی رات جام شہادت نوش کیا۔ سلیم خان آئندر بیگ کو نیا لیڈر نامزد کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل ان کی شہادت کے بارے میں متضاد اطلاعات ملی تھیں۔ چیچین کمانڈر شامل بسایوف نے اعلان کر دیا کہ اسلام اور چیچنیا کا وفادار مجاہد جدوجہد آزادی میں نئی روح پھونک کر شہید ہو گیا۔ صدر جوہر داؤد کو جنوب مغربی چیچنیا میں شلازی نامی قصبہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ صدر کے آئینی کردار کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ خواہش تھی کہ صدر ایسا کردار ادا کریں جس سے اپوزیشن خوش ہو اور عوام بھی شاباش دیں۔ لیکن ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئینی اور جمہوری تبدیلی چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ملک کی اس عذاب سے جان چھوٹے اور اچھی حکومت قائم ہو۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے چیف جسٹس کو ہسپتال پہنچا کر دم لیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہمارا کردار نہ ہوتا تو بے نظیر اخبارات کو لے دے گئی تھیں۔

○ مسٹر شہباز شریف نے مرکزیہ مجلس اقبال کی تقریب میں شرکت نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ فیصلہ رضاکارانہ کیا ہے۔21- اپریل کو میری وجہ سے حکومت نے ہال کی بکنگ منسوخ کر دی تھی۔ میں نہیں چاہتا کہ پھر ایسا ہو۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور شام کے صدر حافظ الاسد کے درمیان بدھ کو مذاکرات کا دوسرا دور ہوا۔ جس میں دونوں رہنماؤں نے عرب علاقے اور مشرقی ایشیا کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ پاکستان اور شام کے درمیان دفاعی تعاون مزید مضبوط بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ بے نظیر بھٹو نے کشمیر کی صورت حال اور بھارت کی فوجی تیاریوں کے بارے میں بتایا۔ دونوں رہنماؤں نے اسرائیلی جارحیت کی مذمت کی اور مقبوضہ عرب علاقے خالی کرنے کا مطالبہ کیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ بھارت کے تربیت یافتہ تخریب کار صوبے کا امن خراب کرنا چاہتے ہیں انہوں نے بتایا کہ محرم الحرام سے قبل تمام شرپسند اور سماج دشمن عناصر کو نظر بند کر دیا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ اشتعال انگیز لٹریچر اور کیسٹوں کو ضبط کیا جائے اور وال چاکنگ روکی جائے۔

○ ملک بھر میں کلرکوں نے ہڑتال کر دی ہے دفاتر کی تالہ بندی کر دی گئی افسروں کا داخلہ دفاتر میں بند کر دیا گیا۔ کلرکوں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ ہڑتال 3- مئی تک رہے گی۔ 7 مئی کو سرکاری دفاتر میں تالہ بندی کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس روز پشاور میں بڑا مظاہرہ کیا جائے گا۔ بجٹ پیش ہونے کے روز کلرک پارلیمنٹ ہاؤس کا گھیراؤ کریں گے۔

○ گجرات میں ڈاکوؤں نے ہیڈ کانسٹیبل کو لوٹ کر قتل کر دیا اور اس کی بہن کے زیورات اتروا لئے۔ حاصل پور میں مسلح ڈاکو بینک سے 9 لاکھ روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔ راوی روڈ لاہور میں ڈاکوؤں نے گھر پر حملہ کر دیا۔ کمسن بچے کے سامنے باپ کو قتل کر دیا گیا۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم مردہ مسئلہ ہے ہم اپنی اسمبلی کی قرارداد کے پابند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرحد کے جنوبی اضلاع کو فائدہ پہنچانے والی مجوزہ سرنگ ڈیزائن میں شامل ہی نہیں۔ پن بجلی کی آمدنی سابقہ ایوارڈ کے مطابق ملے گی۔ چاروں صوبوں نے گندم اور چینی سے حاصل ہونے والے ٹیکس قابل تقسیم محاصل سے نکالنے کی مخالفت کی۔

○ اٹلی کی پولیس نے الزام لگایا ہے کہ اس نے ایک ایسے جہاز کو پکڑا ہے جو پاکستان آرہا تھا اور جس پر کیمیاوی ہتھیاروں کو تیار کرنے والے کیمیکلز لدے ہوئے تھے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ سامان جنوری میں پکڑا گیا تھا۔ اس کی تحقیقات ہوتی رہی اب اس کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کا منصوبہ قابل عمل ہے تو چاروں صوبوں کو مطمئن کیا جائے۔ کوئی ایسا منصوبہ تیار نہیں ہونا چاہئے جو دوسرے صوبوں کے لئے نقصان کا باعث بنے۔ ملک کے پسماندہ علاقوں کو روشنی سے روشناس کرانے کی منصوبہ بندی قابل ستائش ہے۔

○ کراچی میں ایک بارات اور ایک ہسپتال کو لوٹ لیا گیا۔ مختلف علاقوں میں سے کئی گاڑیاں چھین لی گئیں۔ رینجرز اور پولیس نے ناکہ بندیوں کے دوران ایم کیو ایم کے چھ ارکان سمیت 20- افراد کو پکڑ لیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے مسٹر شہباز شریف کے اس بیان پر کہ پنجاب میں کرپٹ ترین شخص کو وزیر اعلیٰ بنایا گیا ہے کہا ہے کہ اگر شہباز شریف کے پاس میرے خلاف کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔ میں نے احتسابی بورڈ بنایا ہے اس میں پیش ہو کر ثبوت دیں۔ میں ہائی کورٹ تو کیا عوامی عدالت میں جانے کو تیار ہوں۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون 643

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا منیر احمد
2/1 3 تا 2/1 7 بجے شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
15- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379
558

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر، گرمی جگر، ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت 110/=
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219066

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں
• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں
رشید برادرز ٹینٹ سروس
نزد خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون دوکان: 211584
فون رہائش: 408
پروپرائیٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں، حبوب اٹھرا 20/- • دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- • زد جام عشق 800/- • اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- • کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- • سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیبیہ دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
فون: 659